Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
یوم منگل
قیمت ۱۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۱۵ صلح ۱۳۵۳ ہش ۱۵ جنوری ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تمہیں چاہیئے کہ خالصۃً اللہ کے لئے ہو جاؤ

اگر تم اللہ کی رضا جوئی کو مقدم کرو گے تو یقیناً سمجھو دُنیا میں بھی ذلیل و خوار نہیں رہو گے

"تمہیں چاہیئے کہ خالصۃً اللہ کے لئے ہو جاؤ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کو مقدم کرو گے تو یقیناً سمجھو دنیا میں بھی ذلیل اور خوار نہیں رہو گے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے لئے غیرت ہوتی ہے وہ خود ان کا تکفّل فرماتا ہے اور ہر قسم کی مشکلات سے انہیں نجات اور مخلصی عطا فرماتا ہے۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر تم میں وہ تخم بویا گیا جو صحابہؓ میں بویا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنے فضل کرے گا۔ ایسے شخص پر کوئی شخص حملہ نہیں کر سکتا۔ اِس امر کو خوب یاد رکھو اگر خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا اور مضبوط تعلق ہو جاوے تو پھر کسی کی دشمنی کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میرے نزدیک عیسیٰ یا موسیٰ کا دعویٰ حقیقت نہیں رکھتا۔ اصل غرض تو یہ ہے کہ مَیں مقامِ رضا حاصل کرنا چاہتا ہوں اور یہی سب کو کرنا چاہیئے۔ یہ اس کا فضل اور محض فضل ہے کہ وہ اپنے انعامات سے حصّہ دے اور اس کے حضور کوئی کمی اور اس کی ذات میں کوئی بخل نہیں یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ میرے نزدیک جو شخص ایسا گمان کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اگر انبیاء و رسل کے انعامات کو حاصل نہیں کر سکتا تو پھر دنیا میں آنے سے اس کا کیا فائدہ اور کیا حاصل؟ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنیوالوں اور راستبازوں کی ساری امیدوں کا خون ہو جاوے۔ اور وہ تو گویا زندہ ہی مر جاویں مگر نہیں ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص پر وہی انعام کر سکتا ہے جو اس نے اپنے برگزیدہ بندوں پر کئے ہاں یہ ضروری ہے کہ اس قسم کا دل اور اخلاص لے کر اس کے حضور آوے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۴، ۸۵)

اخبارِ احمدیہ

٭ ربوہ ۱۴ر صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

٭ ربوہ ۱۴ر صلح۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ سر میں شدید درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کریں۔

٭ ربوہ ۱۴ر صلح۔ کل ۱۳ر صلح بروز اتوار بعد نماز عصر ایوانِ محمود کے لان میں شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام مرکزی بزمِ حُسنِ بیان کا اِس سال کا پہلا اجلاس زیرِ صدارت محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جو کہ مکرم مظفر احمد صاحب منصور نے کی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے مختصر طور پر اِس اجلاس کے مقالہ نگار مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مربی سلسلہ احمدیہ کا تعارف کرایا بعد ازاں فاضل مقالہ نویس نے اپنا مقالہ پڑھا جس کا عنوان تھا:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خط بنام ہرقل قیصر روم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوتِ اسلام بنام ملکہ وکٹوریہ قیصرہ ہند"

مقالہ پڑھنے کے بعد آپ نے حاضرین کے مختلف سوالات کے جواب دیئے۔ بعد ازاں مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فاضل مقالہ نگار، صاحب صدر اور حاضرینِ مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ اجتماعی دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

مجالس انصاراللہ سے ضروری گذارش

مجلس انصاراللہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کو ایک نئے ایمان افروز اور ولولہ خیز روحانی پروگرام سے نوازا ہے۔ اس پروگرام کو پورا کرنے میں اراکین انصاراللہ نے بھی بھرپور حصہ لینا ہے لہٰذا اپنی مالی قربانی کا جائزہ لیں اور اپنے بجٹ کو سو فیصد بروقت پورا کرنے کی سعی فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد ٭ پرنٹر:- سید عبدالحی ٭ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمٰن غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ماہ صلح ۱۳۵۳ھ

تاریخِ احمدیت کا ایک انقلاب آفریں موڑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے قیام پر جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک عظیم الشان مامور کے ذریعہ اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کی غرض سے قائم کیا ہے چوراسی سال گزر چکے ہیں۔ چوراسی سال کا زمانہ گزرنے کے بعد اب اس سلسلہ کی تاریخ میں ایک اور انقلاب آفریں موڑ آنیوالا ہے۔ اس موڑ کے مُڑتے ہی ہم قیام سلسلہ کی پہلی صدی کے نہایت کامیاب اختتام کے بعد دوسری صدی میں داخل ہوں گے اور اُس فصل کو کاٹنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوں گے جو پہلی صدی میں اُگی اور پھلنے پھولنے کے بعد پک کر تیار ہو چکی ہے اور چار دانگِ عالم میں يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ کا ایمان افروز نظارہ دُنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

اس انقلاب آفریں موڑ کی اہمیت اور اس کے نتیجہ میں دین کو حاصل ہونے والی تمکنت کے پیش نظر ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء کے موقع پر جماعتہائے بیرون کی خاطر خواہ تربیت کرنے، اشاعتِ اسلام کے کام کو وسیع تر بنیادوں پر اور زیادہ ذوق و شوق اور جذبہ و جوش سے انجام دینے اور غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کی ایک زبردست مہم کا آغاز کر کے ایک عظیم منصوبہ کا اعلان فرمایا ہے۔ اس کے تحت حضور ایدہ اللہ نے مخلصین جماعت سے آئندہ سولہ سال میں اس عظیم منصوبہ کی تکمیل کیلئے اڑھائی کروڑ روپیہ جمع کرنے کی اپیل کی ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یہ اعلان بھی فرمایا ہے کہ انشاء اللہ العزیز یہ رقم پانچ کروڑ روپے تک پہنچ جائے گی۔ حضور نے سر دست اس خصوصی فنڈ کا نام "صد سالہ جشن فنڈ" رکھا ہے اور مخلصینِ جماعت کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ اس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ نیز فرمایا ہے کہ اس فنڈ کے وعدہ جات حضور کے پاس مجلس مشاورت سے قبل پہنچ جانے چاہئیں۔ پھر حضور نے مخلصینِ جماعت کو یہ توجہ بھی دلائی ہے کہ وعدے بھجواتے وقت وہ اپنی موجودہ آمد کو ہی مدِ نظر نہ رکھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی پیہم نازل ہونے والی رحمتوں اور برکتوں نیز اپنی آمدنیوں میں خدائی افضال کے ماتحت غیر معمولی متوقع اضافوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے وعدہ جات ارسال کریں۔

یہ انتہائی اہم اور ہمہ گیر نوعیت کا عظیم منصوبہ غلبۂ اسلام کی عظیم آسمانی مہم کے حق میں ایک انقلاب آفریں موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ منصوبہ پہلی صدی کے بقیہ سولہ سال میں روبہ عمل آنے کے بعد انشاء اللہ العزیز دُنیا کی کایا پلٹنے کا موجب ثابت ہوگا کیونکہ اس کے نتیجہ میں اسلام کا کامل اور حقیقی غلبہ منصۂ شہود پر آکر اسلام کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر دکھائے گا۔ اس موڑ سے ہم کامیابی سے گزر نہیں سکتے جب تک کہ "صد سالہ جشن فنڈ" میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اور اس عظیم منصوبہ کو کماحقہٗ عملی جامہ پہنا کر اپنے اندر یہ موڑ مُڑنے کی اہلیت پیدا نہ کریں۔ اس لحاظ سے یہ تاریخی موقع جس پر ہمیں "صد سالہ جشن فنڈ" میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے پکارا گیا ہے ایک انتہائی اہم اور انقلاب آفریں موڑ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وہ مبارک و مقدس موقع ہے جس کے عملی تقاضوں کو پورا کرنے پر دنیا بھر میں اسلام کے کامل اور حقیقی غلبہ کا منصۂ شہود پر آنا اور دنیا میں انقلابِ عظیم کا رونما ہونا موقوف ہے۔ الٰہی سلسلوں کی زندگی میں جب ایسے انقلاب آفریں مواقع آتے ہیں تو ان سلسلوں کے ساتھ وابستہ افراد کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے جذبۂ قربانی کو انتہائی عروج پر پہنچا کر اپنا تن من دھن اس راہ میں قربان کر دکھائیں۔ ایسے انقلاب آفریں مواقع پر وقت کا یہی سب سے اہم اور سب سے مقدم تقاضا ہوتا ہے۔ اور الٰہی جماعتوں کے افراد عجب والہانہ انداز میں اسے پورا کر دکھاتے اور عند اللہ فائز المرام قرار پاتے ہیں۔ ایسا ہی ایک انقلاب آفریں موقع اسلام کے صدرِ اوّل میں پیدا ہوا تھا جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کُل اثاث البیت لے کر خدمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میں حاضر ہوئے اور وفا شعار و جان نثار صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سب پر سبقت لے گئے اور ع

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام شاں

کے مصداق قرار پائے۔

قیامِ سلسلہ کی پہلی صدی کے اختتام اور نئی صدی کے آغازِ خوش انجام کی شکل میں ایسا ہی ایک انقلاب آفریں موقع ہمارے لئے بھی پیدا ہو چکا ہے اور خلیفۂ وقت کی طرف سے ہمیں اس انقلاب آفریں موقع کے شایانِ شان قربانیاں پیش کرنے کیلئے پکارا جا چکا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ موقع کی تاریخی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے اس کے شایانِ شان قربانی پیش کر کے اپنے عمل سے دُنیا پر آشکار کر دکھائے کہ ؎

توانم کہ ایں عہد و پیماں کنم
کہ جاں در رہِ خلق قرباں کنم

یہ بات فراموش کرنے والی نہیں کہ جماعت احمدیہ نے کوپن ہیگن میں مسجد تعمیر کر کے ہماری درخواست کو شرفِ قبول بخشا

یہ مسجد احمدی خواتین کے جذبۂ ایثار کا ایک درخشندہ و تابندہ نشان ہے

جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ ڈنمارک کے نمائندے برادرم عبدالسلام میڈسن کی ایمان افروز تقریر

جماعتِ احمدیہ کے اکیاسی ویں جلسہ سالانہ کے دُوسرے اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء میں جماعتِ احمدیہ ڈنمارک کے نمائندے برادرم مکرم عبدالسلام میڈسن نے بھی حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ آپ نے تشہد و تعوذ کے بعد نہایت خوش الحانی سے سورۃ النصر کی تلاوت کی اور پھر ڈنمارک کے احمدی احباب کی طرف سے حاضرین کی خدمت میں سلام کا ہدیہ پیش کیا۔ اس پر پوری جلسہ گاہ حسب معمول وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی بلند آوازوں سے گونج اٹھی۔ مزید برآں حاضرین نے پُر جوش اسلامی نعرے لگا کر دلی محبت و مودت اور اخلاص و اخوت کا اظہار کیا۔ آپ کی اس ایمان افروز تقریر کا اُردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

"آج سے دس سال قبل مجھے اسی سٹیج پر کھڑے ہو کر آپ سے مخاطب ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ ۱۹۶۳ء میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کے اُس اجلاس کی صدارت جس میں مجھے آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہوا بنفسِ نفیس خود حضور فرما رہے تھے۔ مَیں نے اُس موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے جماعتِ احمدیہ سے ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں بھی ایک مسجد تعمیر کرنے کی درخواست کی تھی۔

میری اس درخواست کو شرفِ قبول حاصل ہوا۔ چنانچہ چار سال نہیں گزرے تھے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بفضل اللہ تعالیٰ ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں ایک نو تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ یہ بات فراموش کرنے والی نہیں کہ اتنے قلیل عرصہ میں مسجد تعمیر ہوئی اور ہوئی بھی خالصۃً احمدی خواتین کے چندوں سے۔ اور پھر حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام نامی پر اس مسجد کا نام "مسجد نصرت جہاں" رکھا گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

آج مَیں یہاں ڈنمارک کے احمدیوں کی طرف سے آپ سب کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرنے کھڑا ہوا ہوں اور انکا پُر خلوص سلام آپ تک پہنچاتا ہوں۔ مَیں سلام پہنچاتا ہوں مبلغ ڈنمارک سید جواد علی صاحب نیز عبدالباری صاحب، مبشر صاحب، محمد جمیل صاحب، عبدالسمیع صاحب اور عبدالحی صاحب کی طرف سے بھی۔ مزید براں مَیں یکے بعد دیگرے نہایت قابلِ قدر مبلغین ڈنمارک بھجوانے پر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ایک دفعہ پھر ڈنمارک کے جملہ احمدیوں کی طرف سے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہوئے اپنی ان مختصر معروضات کو ختم کرتا ہوں ــــ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ"

حج کے احکام اور اُن کا فلسفہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب بر موقعہ جلسہ سالانہ

(۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم مکرم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب (امریکہ) سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سارا انتظام کئے جانے پر اس عاجز کو جنوری ۱۹۷۲ء میں حج کی توفیق بخشی تو مخرمی مولانا ابو العطاء صاحب کے ارشاد پر اس عاجز نے ایک مضمون حج کے کوائف پر مشتمل رسالہ الفرقان کے لئے بھیجا تھا جو اس کے پرچہ اپریل ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا۔ اس میں کاتب کی غلطی کی وجہ سے میرے دئے ہوئے تلبیہ کے الفاظ میں ایک لبیک حذف ہو گیا حالانکہ میرے مسودہ میں وہ موجود تھا۔ میں نے اس کا ذکر کرنا اس لئے مناسب خیال کیا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات مبارکہ میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہ ہو جائے۔ تلبیہ کا مسنون طریق یہی ہے کہ وہ اونچی آواز سے کہا جائے، چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے

حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ وہ احرام باندھتے وقت یا تلبیہ کہتے وقت اپنی آواز کو بلند کریں۔

(ترمذی، مالک، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ دارمی بحوالہ مشکوٰۃ)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے:

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں ابوطلحہؓ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا اور صحابہ حج و عمرہ دونوں کے لئے چلا چلا کر تلبیہ کہتے تھے (بخاری)

کراچی سے جدہ پہنچنے پر پہلے صحت کے کاغذات کی پڑتال ہوتی ہے پھر پاسپورٹ لے کر اس میں معلم کا نام درج کر کے معلم کو دے دیتے ہیں جس کا آدمی وہاں موجود ہوتا ہے۔ پھر کسٹم والے سامان دیکھتے ہیں۔ پھر وہ سامان معلم کے حوالہ کر دیا جاتا ہے اس کے بعد اگر معلم کے زیر انتظام مکہ شریف روانہ ہوتے ہیں یا اگر اس میں دیر کا امکان ہو اور عموماً ایسا ہی ہوتا ہے تو ٹیکسی وغیرہ کا انتظام کر کے جانا ہوتا ہے۔ تنادل یعنی مکہ شریف میں جانے کا انتظام معلم کرتا ہے۔ پاسپورٹ اور تنادل ڈرائیور کے پاس رہتے ہیں تاکہ راستہ میں دکھا سکے

جدہ سے مکہ مکرمہ ۴۵ میل کا فاصلہ ہے۔ سڑک نہایت عمدہ بنی ہوئی ہے۔ راستے میں تلبیہ اونچی آواز سے کہہ رہے ہوتے ہیں جس سے عجیب سماں بندھتا ہے۔ مکہ مکرمہ کے مکان نظر آنے شروع ہوتے ہیں تو جسم میں کپکپی پیدا ہوتی ہے ہمارے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا پیارا شہر قریب آ رہا ہوتا ہے

مکہ مکرمہ پہنچ کر سامان کا انتظام کر کے طواف قدوم کرنا ہوتا ہے معلم یا اس کا آدمی رہنمائی اور مسنون دعائیں پڑھانے کے لئے ساتھ ہوتا ہے خانہ کعبہ مسجد حرام کے اندر ہے چاروں طرف مسجد حرام ہے جو بہت بڑی ہے اندر اس کا صحن ہے اور صحن کے وسط میں خانہ کعبہ ہے مسجد حرام اتنی وسیع ہے کہ شاید اس میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ آدمی نماز پڑھ سکتے ہوں۔

طواف میں سات چکر لگانے ہوتے ہیں اور استلام یعنی حجر اسود کو بوسہ دینا ہوتا ہے۔ اگر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو اس طرف ہاتھ کر کے ہاتھ کو بوسہ دے لیا جاتا ہے۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز ادا کی جاتی ہے پھر آب زمزم پیتے ہیں۔ جس کی ٹونٹیاں خانہ کعبہ سے بالکل قریب لگی ہوئی ہیں۔ پھر سعی ہوتی ہے جو صفا سے مروہ اور مروہ سے صفا سات مرتبہ جانا ہوتا ہے۔ پہلے صفا اور مروہ مسجد سے باہر تھے لیکن اب کچھ عرصہ سے انہیں مسجد حرام کے ساتھ شامل کر کے مسقف کر دیا گیا ہے۔ سعی کرنے کے لئے فرش سنگ مرمر کا ہے ایک طرف صفا کے کچھ پتھر نظر آتے ہیں اور دوسری طرف مروہ کے۔ طواف اور سعی میں مسنون دعائیں پڑھی جاتی ہیں

طواف۔ استلام۔ نماز اور سعی کے متعلق چند ایک حدیثیں بھی درج کی جاتی ہیں

(۱) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب حج اور عمرہ کا طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں تیز قدم چلتے اور چار پھیرے معمولی رفتار سے پورے کرتے۔ پھر دو رکعت نماز پڑھتے (مقام ابراہیم میں) اور صفا و مروہ کی سعی کرتے۔

(بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ)

(۲) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز کی طرح ہے لیکن تم طواف کرتے ہوئے بات چیت کرتے ہو۔ جو شخص کوئی بات کرے نیکی کی کرے ورنہ خاموش رہے

(ترمذی)

(۳) حضرت زبیر بن عوام کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ سے حجر اسود کو بوسہ دینے کی بابت سوال کیا۔ آپ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کو ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے دیکھا ہے (بخاری)

(۴) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کیا اور حجر اسود کو لکڑی یا لاٹھی سے جس کا سرا خمدار تھا بوسہ دیا۔

(بخاری و مسلم)

(۵) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا طواف اونٹ پر کرتے دیکھا جب حجر اسود پر آتے تو اس چیز سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی (یعنی لاٹھی) حجر اسود کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (بخاری)

(۶) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود جنت سے آیا ہے اور وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا۔ آدم کے بیٹوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔ (ترمذی)

(۷) حج میں اگر عورت کو خونِ حیض آ جائے تو سوائے طواف کے باقی سب افعالِ حج اس کے لئے جائز رہتے ہیں طواف صرف پاک ہونے پر کر سکتی ہے۔ (ملتقص از بخاری و مسلم)

(۸) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کا بوسہ دیتے دیکھا تو میں بھی ان کو بوسہ دینے سے نہ رکا۔ ہجوم میں بھی اور آسانی کے وقت میں بھی (یعنی ہر حالت میں ایسا کیا)

(بخاری و مسلم)

(۹) حضرت اُمّ سلمیٰؓ کہتی ہیں کہ حج کے دنوں میں میں نے اپنی علالت کی شکایت کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کے پیچھے پیچھے یا ان سے دور دور سواری پر طواف کر لو۔ چنانچہ میں نے سواری پر طواف کیا اور دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پہلو میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور نماز میں والطور و کتاب مسطور پڑھی

(بخاری و مسلم)

مکہ مکرمہ پہنچ کر جب یہ عاجز طواف کے لئے گیا تو اس کے متعلق اس عاجز نے اپنے مضمون مندرجہ "الفرقان" اپریل ۱۹۷۲ء میں جو اس وقت لکھا وہی یہاں نقل کرتا ہوں۔

"مطوف ہمیں مسجد حرام کے اندر لے گیا تو سینکڑوں آدمی اپنے اپنے مطوفین کے ساتھ طواف کر رہے تھے اور اونچی آواز سے دعائیں پڑھ رہے تھے ہمارے مطوف نے بھی ہمیں دعائیں پڑھانی شروع کیں ہم اپنے طور پر اور اپنی زبان میں بھی

دعائیں

کر رہے تھے اس وقت وارفتگی کی ایک عجیب کیفیت تھی وہ نقشہ سامنے آیا جب باپ بیٹے (حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام) نے اس گھر کو وادی غیر ذی زرع میں از سر نو تعمیر کیا اور اس جگہ کی آبادی کے لئے اور اس پر ہر قسم کے پھل میسر آنے کے لئے اور اپنے اور اپنی اولاد کے حقیقی مسلم بننے کے لئے اور بالآخر وہاں اس نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث کئے جانے کے لئے دعائیں کیں جس نے علم و حکمت اور تزکیۂ نفس کو انتہا تک پہنچانا تھا۔ اس بیت اللہ کے گرد زمین کو یہ سعادت دی گئی کہ اس باپ بیٹے نے یہاں طواف کئے۔ پھر ہمارے پیارے آقا اور سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمین کو انتہائی سعادت بخشی کہ آپ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بعد آنے والے بزرگوں نے اس زمین پر بیت اللہ کے طواف کئے۔ یہ سرزمین کیسی خوش نصیب ہے اور اس زمین پہ چلنا کیسا موجب سعادت اور برکت۔ اے خدا تو اپنے فضل اور رحم سے ہمارے گناہوں کو اس سعادت اور برکت میں حائل نہ ہونے دے۔ تو بے انتہا کرم اور بخشش کرنے والا ہے۔

"طواف یعنی سات چکر لگانے کے بعد وہاں قریب ہی دو نفل ادا کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے تو ان نفلوں میں بے حد جوش دعا پیدا فرماتا ہے اس وقت نہ کسی ہجوم کا احساس رہتا ہے اور نہ کسی شور کا۔ گویا انسان سارے ماحول سے منقطع ہو جاتا ہے اور اس وقت عاجز بندہ ہوتا ہے اور اس کا خدا۔ وہاں پہ اللہ تعالیٰ جن دعاؤں کی توفیق دے سب سے بڑھ کر دعا غلبۂ اسلام کی ہے جو دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مقدر ہے۔ ان تمام کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے دعا کی توفیق دی جو اس غلبہ کے لانے میں مدد دے رہے ہیں اور قربانیاں ادا کر رہے ہیں۔ جن کے سرفہرست مومنوں کا سردار اور خلیفۂ وقت آتا ہے اور پھر باقی تمام جو اس کی غلامی میں کام کرنے والے ہیں جیسا کہ مبلغین، کارکنان و عہدیداران جماعت۔ اپنے اہل و عیال کے لئے بھی۔ اپنے اقرباء اور اعزہ کے لئے بھی۔ تمام بنی نوع انسان کے لئے بھی۔ غرضیکہ اس وقت عاجز بندہ اپنے قادر خدا سے سب مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل اور رحم سے ان تمام دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اللھم آمین۔

طواف اور سعی سے عمرہ مکمل ہوتا ہے۔ اس کے بعد دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ عمرہ کو حج سے الگ کر دیا جاتا دوسری یہ کہ اسے حج کے ساتھ ملا دیا جاتا جسے قران کہتے ہیں۔ پہلی صورت میں احرام کھول کر سر منڈوا دیا جاتا ہے یا بال ترشوائے جاتے ہیں اور پھر ۸ ذوالحجہ کی صبح کو دوبارہ احرام حج کے لئے باندھا جاتا ہے۔ دوسری صورت میں احرام بندھا رہتا ہے اور ۱۰ ذوالحجہ کو قربانی کے بعد کھولا جاتا ہے۔

۸ ذوالحجہ کی شب کو طواف کعبہ کرتے ہیں اور صبح نماز فجر کے کچھ دیر بعد منیٰ کے لئے روانگی ہوتی ہے۔ مکہ مکرمہ سے منیٰ تین میل کے فاصلے پر ہے لیکن سخت ہجوم کی وجہ سے وہاں پہنچنے میں خاصا وقت لگ جاتا ہے۔ ۹ ذوالحجہ کی صبح تک منیٰ میں قیام ہوتا ہے اس طور سے وہاں پانچ نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ اس عرصہ میں وہاں تلاوت قرآن کریم۔ تلبیہ اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنا چاہیئے۔

۹ ذوالحجہ کی صبح کو نماز فجر کے کچھ دیر بعد عرفہ یا عرفات کے لئے روانگی ہوتی ہے جو منیٰ سے چھ سات میل کے فاصلے پہ ایک وسیع میدان ہے۔ اور گرد پہاڑیاں ہیں۔ وہاں جانے کے لئے بارہ پختہ سڑکیں بنی ہوئی ہیں لیکن پھر بھی ہجوم اس قدر ہوتا ہے کہ دو گھنٹے سے کم نہیں لگتے وہاں معلمین نے شامیانے لگائے ہوئے ہوتے ہیں۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام معلم کرتے ہیں کیونکہ حاجیوں کو وہاں انتظام کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔ زوال کے بعد ایک مختصر سا خطبہ ہوتا ہے۔ جس کی آواز لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سب حاجیوں تک پہنچتی ہے خطبہ کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں جمع ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ وقت تلاوت قرآن کریم اور تسبیح و تحمید اور تلبیہ میں گذرتا ہے۔ تلبیہ بلند آواز سے بھی جاری رہتا ہے اور بہت ایمان افروز ہوتا ہے۔ اس وقت واقعی انسانی روح اپنے خدا کے حضور جھکی ہوتی ہوتی ہے۔ شامیانوں میں بھی اجتماعی اور انفرادی دعائیں ہوتی ہیں عصر کے وقت کے بعد خاص طور پر معلمین یا ان کے آدمی شامیانوں میں دعائیں اجتماعی طور پر کرواتے ہیں جو کرسکتے ہیں وہ جبل الرحمت پہ بھی جاتے ہیں۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ ارشاد فرمایا تھا عرفات کے متعلق جو حدیثیں میں آیا ہے وہ کچھ کسی قدر یہاں درج کیا جاتا ہے:۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن سے زیادہ اللہ تعالیٰ کسی دن میں اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد نہیں کرتا اور اس روز اللہ تعالیٰ قریب ہوتا ہے۔ اپنی رحمت اور مغفرت کے ساتھ اور فخر کرتا ہے حج کرنے والوں کے ساتھ۔ ملائکہ کے سامنے۔ اور فرماتا ہے کیا چاہتے ہیں یہ لوگ دیکھو جو کچھ یہ چاہیں گے انہیں دوں گا۔ (مسلم)

عرفہ کی بہترین دعا لا الٰہ الا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے۔

(ملخص از ترمذی)

(۳) حضرت جابرؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ دنیا کے آسمان پہ نزول فرماتا ہے اور فرشتوں کے درمیان حج کرنے والوں پہ فخر کرتا ہے اور کہتا ہے میرے بندوں کو دیکھو جو پریشان بال۔ گرد آلود اور راستوں میں چلاتے اور مجھ کو پکارتے میرے پاس آئے ہیں۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا فرشتے یہ سنکر کہتے ہیں۔ اے پروردگار! ان میں تو فلاں شخص بھی ہے جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ گنہگار ہے اور فلاں شخص اور فلاں عورت بھی ہے جو گنہگار ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان کو بھی میں نے بخش دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفہ کے دن سے زیادہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو کسی دن آگ سے نجات نہیں دیتا۔

(شرح السنۃ بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الحج)

(۴) حضرت خالدؓ بن عوذ کہتے ہیں کہ میں نے عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پہ لوگوں کے درمیان خطبہ فرماتے دیکھا اس حال میں کہ آپ رکابوں پہ پاؤں رکھے کھڑے تھے۔ (ابوداؤد)

(۵) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ قریش اور ان کے ہم مذہب لوگ (ایام جاہلیت میں حج کے دنوں میں) مزدلفہ میں قیام کرتے تھے اور ان کو شجاع اور بہادر کہا جاتا تھا۔ اور عرب کے باقی قبائل عرفات میں ٹھہرتے تھے پھر اسلام آنے کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ (سب لوگ) عرفات میں آئیں اور قیام کریں اور پھر وہاں سے لوٹیں اور یہی مطلب ہے اس آیت ثُمَّ اَفِیْضُوْا مِنْ حَیْثُ اَفَاضَ النَّاسُ (بخاری مسلم)

(۶) عرفات سے اس وقت روانہ ہونا چاہیئے جب آفتاب غروب ہو جائے اور مزدلفہ سے آفتاب کے نکلنے سے پہلے روانہ ہونا چاہیئے)

(ملخص از بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ)

(۷) عرفہ کے دن ظہر و عصر کو سویرے پڑھو اور جمع کرکے پڑھو۔

(ملخص از بخاری بحوالہ مشکوٰۃ)

(۸) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اس جگہ (منیٰ میں) قربانی کی ہے اور منیٰ سارا قربانگاہ ہے۔ پس تم اپنے خیمہ میں قربانی کرو اور ٹھہرا ہوں میں (عرفات میں) اس جگہ اور سارا عرفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور قیام کیا میں نے (مزدلفہ میں) اس جگہ اور مزدلفہ کی تمام جگہ قیام کرنے کی ہے (مسلم)

(۹) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عرفات کا سارا میدان ٹھہرنے کی جگہ ہے اور سارا منیٰ قربانی کی جگہ ہے۔ اور سارا مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ۔ اور مکہ کا راستہ اور اس کی ہر گلی راستہ ہے اور قربانی کی جگہ ہے (ابوداؤد دارمی)

باقی

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۹ صلح ۱۳۵۳ھش مطابق ۹ جنوری ۱۹۷۴ء میں کالم ۳ کی سطر ۲ میں سہو کتابت کی وجہ سے اعداد غلط چھپ گئے ہیں۔ یہ اعداد ۱۸۹۱ء ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری غلام قادر صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ان دنوں میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں اور دماغ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

عبد العزیز شاہد وقیص مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ میانوالی حال ربوہ

۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ کھانسی اور بخار کی وجہ سے چند دنوں سے بیمار ہیں اور نیند بالکل نہیں آتی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

محمد انوار الحق عفی اللہ عنہ ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ لاہور

۳۔ میرے بڑے بھائی نسیم احمد صاحب ابن چوہدری فضل احمد صاحب نمبر لطیف نگر قادم ۲-۳ ماہ سے بعارضہ نزلہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

(نسیم احمد رفیق لطیف نگر قادم تھرپارکر سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

از یکم اگست تا ۳۱ر اگست ۱۹۷۳ء

.:(قسط نمبر ۲):.

۱	ملک ظفر احمد صاحب منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ دارالذکر لاہور	۲۰ روپے
۲	ملک عبدالقوی صاحب " "	۱۰ "
۳	قریشی عبدالغنی صاحب سمن آباد لاہور	۲۰ "
۴	چوہدری وحید سلیم صاحب سول لائن "	۲۰ "
۵	شمیم نصرت خانم صاحبہ " "	۱۰ "
۶	ملک عبدالحی خان صاحب " "	۱۰ "
۷	ظہور اقبال صاحبہ " "	۲۵ "
۸	ملک عنایت اللہ صاحب پشاور	۱۰ "
۹	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال	۳۸ "
۱۰	والدہ صاحبہ کیپٹن محمد یوسف صاحب اسلام آباد	۱۰ "
۱۱	ماسٹر یوسف علی صاحب میاں چنوں	۴۰ "
۱۲	برکت بی بی صاحبہ "	۱۰ "
۱۳	رسول بی بی صاحبہ علی پور چٹھہ	۵۰ "
۱۴	رئیس محمد عبداللہ صاحب نواب شاہ	۲۵ "
۱۵	احمد خان صاحب چک ۴۳ ج ب سرگودھا	۱۰ "
۱۶	منشی سلطان احمد صاحب صدر کمبر سیالکوٹ	۱۵ "
۱۷	شیخ مبارک احمد صاحب بذریعہ رشید الدین صلاح الدین صاحبان۔ ملتان۔	۲۰ "
۱۸	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات	۱۱ "
۱۹	ناصر احمد صاحب چغتائی مرالہ	۵۰ "
۲۰	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ	۱۲ "
۲۱	میاں نصیر احمد صاحب حافظ آباد	۱۰۰ "
۲۲	اہلیہ صاحبہ محمد حنیف صاحب مرحوم حافظ آباد	۵۵ "
۲۳	میجر ملک مبشر احمد صاحب مجوکہ کوئٹہ	۸ "
۲۴	مکرم نصیر احمد صاحب PECHS کراچی	۱۰۰۰ "
۲۵	غلام قادر صاحب سیکرٹری مال بستی محسن شاہ ضلع ملتان	۲۵ "
۲۶	بچگان ملک عبدالمالک صاحب دوالمیال	۱۰ "
۲۷	حاجی نواب خان صاحب جہلم	۲۰ "
۲۸	عبدالشکور صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ	۲۳ "
۲۹	بیگم محبوب جاوید خان صاحب مغلپورہ لاہور	۴۰ "
۳۰	شیخ ظفر محمود صاحب مصری شاہ "	۵۰ "
۳۱	آغا اورنگ زیب صاحب سلطانپورہ "	۵۰ "
۳۲	ظفر اللہ محمود صاحب ماڈل ٹاؤن "	۱۰ "
۳۳	بیگم صاحبہ نسیم حسن صاحب " "	۲۵۰ "
۳۴	والدہ صاحبہ مکرم عبدالرحمٰن غنی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۵ "
۳۵	اقبال صاحبہ بیگم صاحبہ چوہدری حمید اللہ صاحب سول لائن لاہور	۴۰ "
۳۶	بیگم ملک محمد انور صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰ "

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ماہ دسمبر کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو ارسال کر دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمین کرام و زعماء مجالس انصاراللہ توجہ فرمائیں

مجلس انصاراللہ کے تینوں انسپکٹر صاحبان حسب ذیل تفصیل کے ساتھ مجالس کا دورہ شروع کر رہے ہیں۔ تمام مجالس کے عہدیداران سے وصولی چندہ۔ تشخیص بجٹ اور مجلس کے دیگر کاموں میں تعاون کی درخواست ہے:۔

۱۔ مکرم خواجہ محمد ابراہیم صاحب ظفر : اضلاع صوبہ سندھ۔
۲۔ مکرم سید عباس علی شاہ صاحب : ضلع سیالکوٹ۔
۳۔ مکرم ملک محمد بشیر صاحب : ضلع گوجرانوالہ اور ضلع لاہور۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت ہے

چند ایسے مخلص اور مستعد کارکنوں کی ضرورت ہے جن کی صحت اچھی ہو۔ اور عمر ۲۵ سے ۴۰ سال کے درمیان ہو۔ فوج وغیرہ سے فارغ شدہ افراد کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند احباب مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

(قائد ایثار مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی ہومیو پیتھک ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب ولد ماسٹر سید عبدالسعید شاہ صاحب مرحوم ربوہ کا نکاح ہمراہ ناصرہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم مرزا نذیر احمد صاحب دارالبرکات ربوہ بعوض چھ ہزار روپیہ حق مہر از راہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ر دسمبر ۱۹۷۳ء بعد از نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے باعث رحمت و برکت بناوے۔ آمین

(سید عبدالرحیم شاہ مینیجر شاہ ہومیو پیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ)

دعائے مغفرت

محترم کریم بخش صاحب ڈار ابن چوہدری محمد عبداللہ صاحب ڈار ۲۴ر اکتوبر ۱۹۷۳ء کو دس بجکر پانچ منٹ پر حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بعمر قریباً پچپن سال وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں ۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۳ء کو صبح کے وقت بعد نماز جنازہ تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم جماعتی کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیتے تھے۔ مجلس انصاراللہ کوئٹہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر ہر سال حاضرین کی خدمت میں ناشتہ پیش کرتے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں خاص مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کا خود حامی و ناصر اور کفیل ہو۔ آمین (عبدالرحمٰن خان ایجنٹ)

خوشخبری

شناختی کارڈ کے لئے ۲ دو عدد فوٹوز

مفت

پاسپورٹ سائز کی تین کاپیاں ۵/۰۰ روپے میں ساتھ ۲ دو عدد فوٹوز شناختی کارڈ کیلئے

مفت!

میموریل فوٹوز سروس گولبازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت کی خدمت میں ضروری گذارش

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے۔ناظر بیت المال (آمد)

مخلصین جماعت کی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال میں سے آٹھ ماہ گذر چکے ہیں لیکن مجموعی بجٹ اس وقت تک ۵۰ فیصد پورا ہوا ہے جبکہ مالی سال کے اختتام میں صرف چار ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے۔

جلسہ سالانہ کا بجٹ پہلے دو لاکھ اسی ہزار تھا لیکن اب اس کو بڑھا کر تین لاکھ پچاس ہزار کر دیا گیا ہے۔اس کے مقابل پر اس وقت وصولی صرف ایک لاکھ ۵ ،۷ ہزار روپے ہے۔بجٹ کے لحاظ سے اس مد میں ابھی ۵۰ فیصد کمی ہے۔جلسہ سالانہ کے بہت سے اخراجات کے بل ابھی قابل ادائیگی ہیں۔

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷ ردسمبر ۱۹۷۳ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا :۔

"جلسہ سالانہ کا جو تشخیص شدہ بجٹ ہے اس کے مطابق ایک تو جماعت کو ادا کرنا چاہیئے دوسرے جو زمیندارہ جماعتیں ہیں ان کو خاص طور پر یہ سوچنا چاہیئے کہ چونکہ اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ ان میں وہ اشیاء بھی ہیں جنہیں وہ پیدا کرتے ہیں اور جس کے اضافہ کے نتیجہ میں ان کی آمد بڑھ گئی ہے اس میں سے وہ خدا تعالیٰ کے کاموں کو چلانے کے لیئے زیادہ قربانی دیں۔۔۔جماعت لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام جو سولہواں حصہ آمد کا ہے اور حصہ آمد یعنی چندہ وصیت کی طرف زیادہ توجہ دیتی ہے۔اور اس لازمی چندہ کو جو ویسا ہی لازمی ہے یہ سمجھ لیتی ہے کہ اس کی اتنی ضرورت نہیں۔اب تو مہنگائی نے زیادہ ضرورت پیدا کر دی ہے اور اس کا احساس بڑا شدید ہو گیا ہے۔"

ازراہ کرم جملہ لازمی چندہ جات (چندہ عام ، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔احباب جماعت خصوصاً زمیندار ، وکلاء ، ڈاکٹر ، تاجر اور ٹھیکیدار اصحاب کی آمدنیوں میں بفضلہ تعالیٰ خاصہ اضافہ ہو چکا ہے۔قواعد کے مطابق اضافہ شدہ کل آمد پر شرح کے مطابق ادائیگی کرنا ضروری ہے۔جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ سالانہ کے سٹور کیلئے سامان بھجوانے والی لجنات

جلسہ سالانہ کے سٹور کے واسطے جن لجنات کی طرف سے سامان موصول ہوا ہے ان کی فہرست شکریہ کے ساتھ شائع کی جاتی ہے۔جزاھن اللہ احسن الجزاء۔

ساہیوال۔چک ۵۵۹۔حافظ آباد۔پشاور۔حیدرآباد سندھ۔شیخوپورہ شہر۔منڈی بہاؤالدین۔شورکوٹ۔پیرمحل۔سیالکوٹ۔دوالمیال۔اوکاڑہ۔گوجرانوالہ۔لاہور۔راولپنڈی۔ بھائیوالی ضلع شیخوپورہ۔حسن پور چک ۱۲۱ ج۔ب۔سرگودھا۔چک ۳۰ ۱۱-L ضلع ساہیوال۔سانگلہ ہل۔ چک ۱۸ ضلع شیخوپورہ۔چک جھمرہ۔عزیز آباد کراچی۔کراچی۔لائل پور۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا: میرے والد محترم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ابن حضرت چوہدری فضل محمد صاحبؓ ہرسیاں والے (صحابی حضرت مسیح موعودؑ) بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔خاکسار اشرف احمد دارالرحمت غربی ربوہ)

محترم میر فضل الدین صاحب کی وفات

(محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال ربوہ)

میرے چھوٹے ماموں محترم میر فضل الدین صاحب ابن حضرت میر حسن دین صاحب سیالکوٹیؓ (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) جلسہ سالانہ سے واپس کراچی جاتے ہوئے میرے چھوٹے بھائی چوہدری ذوالفقار احمد صاحب کے ہاں لائل پور میں چند دنوں کے لئے ٹھہرے۔ (عزیزم ذوالفقار احمد ان کے داماد بھی ہیں) اس مختصر سے قیام میں ۷ ر اور ۸ رجنوری ۱۹۷۴ء کی درمیانی شب کو بعمر ۶۶ سال معمولی سی علالت کے بعد داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

۸ رجنوری کو ان کا جنازہ لائل پور سے ربوہ لایا گیا۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ۹ رجنوری کو صبح دس بجے کے قریب مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے تدفین مکمل ہونے پر دعا کروائی۔

قریبی لواحقین میں سے مرحوم کے بڑے بھائی محترم میر مسعود احمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔مرحوم کے صاحبزادے کریم الدین صاحب شاد اور جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کے امیر محترم الحاج محمد یعقوب صاحب (جو میری والدہ محترمہ کے ماموں زاد بھائی ہیں) بھی بروقت ربوہ پہنچ گئے۔مرحوم کی اس اچانک وفات سے جملہ لواحقین کو بے حد صدمہ تھا مگر اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو ایسا پاکیزہ اور ایمان پرور نظام بخشا ہے کہ اس کی خصوصی برکات حاصل ہونے کے بعد دل کو تسکین ہو جاتی ہے۔مرحوم کا جنازہ ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھایا اور رنجیدہ دلوں کو تسکین آمیز کلمات سے نوازا۔حضور انور کی اس شفقت نے زخمی دلوں پر مرہم کا کام دیا۔پھر مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں جگہ نصیب ہوئی۔مرحوم کا انجام بخیر دیکھ کر دل حمد کے جذبات سے لبریز ہو گیا۔لائل پور کی جماعت میں سے مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب ، مکرم میاں غلام احمد صاحب اور مکرم ناصر صاحب نے ہمدردی اور اخوت کا عملی ثبوت بہم پہنچایا۔فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مرحوم کو سلسلہ سے غیر معمولی محبت تھی۔بچوں کی تربیت بحیثیت مربی اطفال الاحمدیہ کا خاص ملکہ حاصل تھا۔خصوصی رنگوں میں بھی آپ کو بعض خدمات کا موقع ملا۔مثلاً قادیان میں بحیثیت موٹر ڈرائیور آپ کو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت کا کئی سال تک شرف حاصل رہا۔ربوہ میں مسجد اقصیٰ کی تعمیر کے دوران ویلڈنگ جیسا کٹھن کام محنت اور اخلاص سے انجام دیا۔مرحوم بعض اوقات جب اپنے محبوب آقا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت کے زمانہ کے واقعات سناتے تو حضور رضی اللہ عنہ کی یاد سے آبدیدہ ہو جاتے۔آپ کو خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت تھی۔

مرحوم نے ایک بیوہ پانچ لڑکے چار لڑکیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔میرے دو چھوٹے بھائی عزیزان چوہدری اعجاز احمد حال کراچی اور چوہدری ذوالفقار احمد حال لائل پور مرحوم کے داماد ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت نصیب فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل بخشے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا ✽ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

گمشدہ گھڑی

ایک کلائی کی گھڑی ۵ رجنوری کو عید کے روز مقبرہ بہشتی ربوہ سے دارالرحمت وسطی کو آتے ہوئے کہیں راستہ میں گر گئی ہے۔اگر کسی دوست کو ملی ہو تو ازراہ مہربانی مجھے پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔پچاس روپے بطور انعام پیش کئے جائیں گے۔

کرامت احمد خان (فضل عمر ہسپتال)
محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴